سوال

(103) مسجد کے برتن کسی دوسری مسجد میں استعمال کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے ایک مسجد کو نمازیوں کے وضو کرنے کے لیے تانبے کا اتنا بڑا برتن وقف کیا ہے جس میں دس مٹکے کے قریب پانی آتا ہے، مگر اب اس مسجد کے لیے ایک حوض بنا دیا گیا ہے جس سے برتن (ٹانکی) بالکل بیکار ہوگیا۔ اس میں پانی بھرنے کی ضرورت نہیں۔ مصلی حوض کے پانی سے وضو کرتے ہیں، اب اس برتن کی اس مسجد میں مطلق ضرورت نہیں ہے، اور دوسرے گاؤں میں ایک نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے جس میں وضو کے پانی کے لیے برتن کی ضرورت ہے، پس کیا یہ برتن اس نئی مسجد میں لے جاسکتی ہیں، اور کیا ایک مسجد کی چیز دوسری مسجد میں استعمال کرسکتے ہیں؟

(شیخ محمد ادھیکاری، ازقلابہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب وقف شدہ چیز بیکار ہوجائے یا ضائع ہوتی ہوئی نظر آئے، تو ایسی صورت میں اختیار کرنی چائیے کہ وہ ضائع نہ ہو اور کارآمد ہوسکے مثلا: اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت اسی موقوف علیہ مسجد پر لگادے یا کسی دوسری مسجد میں اس چیز کی ضرورت ہو تو اس میں صرف کردی جائے ''عن عائشة قالت: سَمِعت رَسُولَ اللَّہِ - صَلَّی اللَّہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ - یَقُولُ: « لَولاَ أَنَّ قَومَکِ حَدِیثُو عَہدٍ بِجَاہِلِیَّةٍ - أَو قَالَ: - بِکُفرٍ لأَنفَقتُ کَنزَ الکَعبَةِ فِی سَبِیلِ اللَّہِ، وَلَجَعَلتُ بَابَہَا بِالأَرضِ وَلأَدخَلتُ فِیہَا مِنَ الحِجرِ،، مسلم

کنز کعبہ سے مراد وہ اموال ہیں جو زائرین، خانہ کعبہ کو نذر کیا کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے جب دیکھا کہ یہ خزانہ بیت اللہ کی ضرورت اور حاجت سے زائد ہے تو فی سبیل اللہ تقسیم کرنے کا ارادہ فرمایا، لیکن عذر مذکور فی الحدیث کی وجہ سے اس ارادہ کو پورا نہیں فرمایا۔

معلوم ہوکہ وقف شدہ چیز بیکار ہوجائے یا ضائع ہوتی ہوئی نظر آئے تو ایسی صورت اختیار کرنی چاہیے کہ وہ ضائع نہ ہو۔

(محدث دہلی ج: 8 ش: 4، جمادی الآخر 1359ھ اگست 1940ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 201

محدث فتویٰ